رسائل من النبي ﷺ

(نبوی تعلیمات)

ادھم شرقاوی

ترجمہ

ابوالاعلیٰ سید سبحانی

اسلامک پبلی کیشنز

maktabaquddusia.com

اللّٰھُمَّ اَبْغِنِی حَبِیْباً ھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی! (مسند احمد: 16517)

اے اللہ! مجھے ایسا محبوب عطا کر دے جو مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ محبوب ہو!

نبی ؐ نے صلح حدیبیہ کے روز حضرت سلمہ بن اکوع کو دیکھا، ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے، چنانچہ آپ ؐ نے انھیں ایک ڈھال دے دی۔ کچھ دیر بعد آپ ؐ نے دیکھا کہ ان کے پاس وہ ڈھال موجود نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر آپ ؐ نے دریافت فرمایا: اے سلمہ! میں نے جو ڈھال دی تھی، وہ کہاں چلی گئی؟

حضرت سلمہ نے جواب دیا: میرے چچا حضرت عامر سے میری ملاقات ہوئی، ان کے پاس بھی ہتھیار نہیں تھے، چنانچہ یہ ڈھال میں نے ان کو دے دی۔

یہ سن کر آپ ؐ ہنسنے لگے، اور فرمایا:

تم اس شخص کی طرح ہو جس نے کہا تھا:

اے اللہ! مجھے ایسا محبوب عطا کر دے جو مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ محبوب ہو!

لوگوں کے اچھے کاموں پر حوصلہ افزائی کرو اور ان کی تعریف کر دیا کرو۔

والدین کے فرماں بردار بچے سے کہو، کتنا پیارا بچہ ہے، اس کو تو خوب ثواب ملے گا!

محبت کرنے والے شوہر سے کہو، کتنا نیک انسان ہے، اس کو خوب اجر و ثواب ملے گا!

ایمان دار ملازم سے کہو، تم کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ لوگوں میں ابھی بھی خیر موجود ہے!

محنت اور لگن سے پڑھائی کرنے والے اور اپنی کوششوں میں کامیابی حاصل کرنے والے سے کہو، یہ کتنا زبردست انسان ہے!

ہر موقع پر ساتھ دینے والی بیوی سے کہو، تمہارا ساتھ کھڑے رہنا مجھے مضبوط بنا دیتا ہے!

لوگ پتنگوں کی طرح ہوتے ہیں، بہت بار ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے پروں میں موجود خوب صورت رنگوں کو نہیں دیکھ پاتے۔ اس لیے ہمیشہ لوگوں کی خوبیوں پر ان کی تعریف کر دیا کرو، یہ قلب سلیم رکھنے والوں کا شیوہ ہوتا ہے!

maktabaeqalqudsia.com

مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ! (مسند احمد:12068)

خانہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا کھڑا ہے!

فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا،

اور خبر دی کہ:

ابن اخطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا کھڑا ہے!

آپؐ نے فرمایا: جاؤ، اس کی گردن اُتار دو!

آپؐ نے تمام اہل مکہ کے لیے معافی کا اعلان کر دیا، سوائے چھ کے، جن میں چار مرد تھے

اور دو عورتیں تھیں، ان ہی چھ میں ابن اخطل بھی تھا!

پہلے وہ اسلام لایا تھا، اور پھر ایک صحابی کو ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا تھا،

قتل کرنے کے بعد وہ مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا تھا، اور وہاں جا کر اسلام سے مرتد ہو گیا تھا!

وہ اپنے اشعار کے ذریعے نبیؐ کی ہجو کرتا تھا!

اس نے دو باندیاں خرید رکھی تھیں، جو حضورؐ کی ہجو اور گستاخی والے اشعار گا گا کر لوگوں کو

سنایا کرتی تھیں!

کچھ گناہ ناقابل معافی ہوتے ہیں!

انسان کو ہمیشہ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ ایک گال پر تھپڑ پڑے تو دوسرا گال پیش کر دے!

کئی بار لوگ ایک دوسرے کو معاف کر دیتے ہیں

اور موقع بہ موقع لوگ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوتے رہتے ہیں

لیکن، کچھ کم ظرفی کے واقعات ایسے ہوتے ہیں، جن کی قیمت لازماً ادا کرنی پڑتی ہے!

حُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ! (سنن ابو داود:2855)
اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو!

ایک آدمی نبی پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:
اے اللہ کے رسولؐ! میں نے فلاں غزوے میں شرکت کے لیے اپنا نام نوٹ کرا لیا ہے
اور اسی دوران میری بیوی حج کرنے جارہی ہے!
اس کی بات سن کر نبیؐ نے فرمایا:
جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو!
سفر میں محرم کی شرط عورت کی تکریم کے لیے ہے، اس کے اوپر شک وشبہ کی وجہ سے نہیں!
یہ عورت کو کسی بھی طرح کی اذیت سے بچانے کے لیے ہے، نہ کہ اس کی نگرانی کے لیے!
سفر مصیبتوں اور مشقتوں سے عبارت ہوتا ہے، اور تم اپنے آپ میں ایک صنف لطیف ہو!
ہمارا یہ دین تمہارا خیال رکھتا ہے اور تمہاری دیکھ بھال کرتا ہے!
عورت تنہا ہوتی ہے تو بہت سے شرپسند اس کے چکر میں پڑ جاتے ہیں، ایسے میں یہ قانون اس کو تحفظ فراہم کرتا ہے!
صحابئ رسول جہاد کے ارادے سے آئے، جبکہ ان کی بیوی حج کا ارادہ کر رہی تھیں،
چنانچہ نبیؐ نے اپنے صحابی کو جہاد کے بجائے بیوی کے ساتھ سفر پر نکلنے کی ہدایت فرمائی!
گویا کہ آپؐ نے فرمایا:
تمہارا اپنی بیوی کو تحفظ فراہم کرنا اور اس کی مدد کے لیے سفر پر ساتھ جانا بھی ایک طرح سے جہاد ہے!
یہ دین محرم کے ذریعے سے عورت کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا، بلکہ اس کے ذریعے وہ

عورت کی محبت میں اضافہ کرتا ہے!

عورت کی تکریم کی اس سے بڑی کیا مثال ہوگی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ غزوۂ بدر کے لیے نکل رہے ہوتے ہیں، کہ اسی دوران ان کی بیوی بیمار پڑ جاتی ہیں

چنانچہ وہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے کے بجائے بیوی کے پاس رُک کر اس کی تیمارداری میں لگ جاتے ہیں،

اور پھر جب مالِ غنیمت کی تقسیم شروع ہوتی ہے تو آپ ﷺ دوسرے مجاہدین صحابہ کے ساتھ حضرت عثمان کا حصہ بھی لگاتے ہیں!

دیگر صحابہ کرامؓ نے اس وقت اپنی تلواروں سے جہاد کر کے مالِ غنیمت حاصل کیا تھا،

جبکہ حضرت عثمانؓ اپنی بیوی کی محبت لوٹ کر اور اس کی دیکھ بھال کر کے مالِ غنیمت کے حق دار بنے تھے!

maktabaquddusia.com

أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ (مسند احمد:25959)
توکیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟

عربی زبان وادب کا جتنا بھی مطالعہ کر ڈالو
اس سے زیادہ تکلیف دہ استفہامی جملہ تمہیں کہیں نہیں ملے گا:
''توکیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟''
افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ تم سے نفرت کرنے لگیں گے، تمہارے عیوب کی وجہ سے نہیں، تمہاری خوبیوں کی وجہ سے!
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن کو تم نے محروم رکھا ہوتا ہے ان سے تم محفوظ رہتے ہو، اور جن پر تمہاری عنایات رہتی ہیں ان کے شر سے تم محفوظ نہیں رہ پاتے!
یہ دنیا کم ظرفی اور بے کرداری سے بھری ہوئی ہے!
تم کو وہ لوگ توڑنے کی کوشش کریں گے، جن کو بنانے سنوارنے کی تم نے کوشش کی ہوگی!
تم کو وہ لوگ زخم دینے کی کوشش کریں گے، جن کے زخموں پر تم نے مرہم رکھا ہوگا!
تمہارا چراغ وہ لوگ بجھانے کی کوشش کریں گے، جن کے چراغوں کو تم نے روشنی دی ہوگی!
تمہاری کشتی کے چپو وہ لوگ توڑنے کی کوشش کریں گے، جن کی کشتیاں تم نے پار لگائی ہوں گی!
اور تم کو وہ لوگ رُلانے کی کوشش کریں گے، جن کے آنسو پونچھنے کا تم نے کام کیا ہوگا!
ہمیشہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو، لیکن یہ بات ہرگز نہ بھولو کہ:
ایک اندھا شخص بینائی حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے اس لاٹھی کو پھینک دیتا ہے جو اس کے لیے بڑا سہارا تھی!

maktabaquddusia.com

فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا! (مسند احمد:20093)
اس کے جذبات کا خیال رکھو، تم خوش خوش زندگی گزارو گے!

نبی پاک ﷺ نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے فرمایا:
عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے، اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کی تو ٹوٹ جائے گی!
اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، تم خوش خوش زندگی گزارو گے!
محبت تم دونوں کو صرف ایک حد تک لے جاتی ہے، اس کے بعد زندگی کا سفر شروع ہو جاتا ہے
وہ تمہارے قریب صرف اور صرف احترام ملنے پر آتی ہے،
تمہارے درمیان کچھ اَن بن ہو جائے تو بھی وہ اسی کی امید رکھتی ہے!
اس کی کمزوریوں کی اصلاح کی صرف یہی صورت ہے کہ اس کی کمزوریوں کو نظر انداز کر دیا جائے، غلطیوں اور کمزوریوں کا پیچھا کرنے سے محبت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے! یہ سفر اسی صورت میں اچھا گزرتا ہے جب دونوں کے اندر چشم پوشی کا مزاج ہو، کبھی یہ چشم پوشی کرے اور کبھی وہ چشم پوشی کرے!
اور یہ سفر اسی وقت خوب صورتی اختیار کرتا ہے جب دونوں طرف برداشت کا مزاج ہو، کبھی وہ تمہارے ساتھ سمجھوتا کر لے اور کبھی تم اس کے ساتھ سمجھوتا کر لو!
اور اس سفر میں خلوص اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب دونوں طرف سے پیش قدمی ہو، تم اس پر عنایات کرو اور اس کی عنایات کا لطف لو، اور وہ تم پر عنایات کرے اور بدلے میں تمہاری عنایات سے لطف اندوز ہو! نہ تو اکیلا شوہر شادی کو کامیابی سے ہم کنار کر سکتا ہے اور نہ اکیلی بیوی رشتے کو خوش گوار بنا سکتی ہے!
کوئی بھی پرندہ صرف ایک پر سے پرواز نہیں کر سکتا! اس لیے جو بھی اپنا حق لینا چاہتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر توجہ دے!

maktabaudusic.com

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي؟! (صحیح بخاری:4072)

کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی صورت مجھے کبھی نہ دکھاؤ؟!

نبی پاک ؐ نے اس وحشی کی توبہ قبول فرمائی جس نے آپ ؐ کے محترم چچا حضرت حمزہ ؓ کو قتل کیا تھا!

کوئی بھی انسان سامنے والے کے لیے توبہ کا دروازہ نہیں بند کر سکتا، چاہے وہ نبی ہی کیوں نہ ہو!

البتہ انسان کا دل اس کا اپنا ہوتا ہے، اور اس کا زخم خاص اسی سے تعلق رکھتا ہے!

اسی لیے نبی ؐ نے اس سے فرمایا:

قدرت رکھنے کے بعد ہی معاف کیا جاتا ہے!

لیکن کچھ زخم اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ معاف کرنے کی قدرت سے بھی بڑھ جاتے ہیں!

ایسا بھی ہوتا ہے کہ سامنے والے کو معاف کر دیتے ہیں لیکن ان کا سامنا کرنے کے لیے طبیعت کسی طور پر آمادہ نہیں ہوتی!

کیونکہ جب بھی ان کا سامنا ہوتا ہے، تو وہ تمام زخم تازہ ہو جاتے ہیں جو انھوں نے ہمیں دیے ہوتے ہیں!

اسی لیے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اگر کوئی شخص حالات کو بالکل نارمل نہیں ہونے دینا چاہ رہا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ لازماً نفرت اور کینے کی وجہ سے ایسا کر رہا ہے،

بلکہ اس کی وجہ بہت سے لوگوں کا یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ اگر حالات واپس نارمل ہو گئے، تو وہ مناسب حال نہیں رہیں گے!

زخموں کی اپنی ایک حرمت ہوتی ہے، اس حرمت کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے!

كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ! (مسند احمد:24948)

نبی کریمؐ اپنی ازواج مطہرات کی خدمت کیا کرتے تھے!

اماں عائشہؓ سے دریافت کیا گیا: نبیؐ گھر میں کیسے رہا کرتے تھے؟

آپؓ نے جواب دیا: نبی کریمؐ اپنے گھر کے کام کاج میں شریک ہوتے تھے، اپنی ازواج مطہرات کی خدمت کیا کرتے تھے،

اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو فوراً نماز کے لیے نکل جاتے تھے!

مرد کی یہ کمزوری نہیں شمار ہو گی کہ وہ کچن میں کچھ وقت لگا کر اپنی بیوی کی مدد کر دے!

نہ ہی یہ اس کے لیے عیب کی بات ہو گی کہ وہ بیوی کے ساتھ مل کر برتن دھونے کا کام کر دے!

اگر مرد بیوی کی مدد کرتے ہوئے باہر رسی پر پڑے دھلے ہوئے کپڑے اُٹھا کر جمع کر دے، یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ گھر کے دوسرے کاموں میں مصروف ہے، تو اس سے قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی!

اگر تم نے اپنے کپڑے خود پریس کر لیے، یا دھونے کے بعد رسی پر لٹکا دیے، تو اس میں رسوائی کی کون سی بات ہے؟

نبی پاکؐ اپنے جوتے خود صاف کرتے تھے، اپنے کپڑوں پر پیوند خود لگاتے تھے، اپنی بکری کا دودھ خود نکالتے تھے!

اور ہمارا حال یہ ہے کہ گھر پر سردار بنے بیٹھے ہوتے ہیں!

یہاں تک کہ ایک گلاس پانی کے لیے بھی ہماری خواہش ہوتی ہے کہ وہی لا کر دے!

دنیا میں، پہلے ہی کافی شدت اور تلخیاں موجود ہیں، اس لیے تم نرم خو اور خوش مزاج بننے کی کوشش کرو۔

maktabahaqdusa.com